اسبابِ شہادت

الامام الاعظمؒ

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مرتّبہ
خلیل احمد رانا

اِدارہ معارفِ نعمانیہ شادباغ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الامام الاعظم ابوحنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ

شہادت کے اسباب

ترتیب

خلیل احمد رانا

ناشر

ادارہ معارفِ نعمانیہ

شادباغ —— لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱۶

نام کتاب ——— اسبابِ شہادتِ الامام الاعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ترتیب ——— خلیل احمد رانا

سن اشاعت ——— ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء رجب المرجب / فروری

ناشر ——— ادارہ معارف نعمانیہ لاہور

مطبع ——— الامان پریس اردو بازار لاہور

ہدیہ ——— دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ
بیرون جات کے شائقین علم ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ
ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔

——— ملنے کا پتہ ———

ادارہ معارف نعمانیہ

۱۵۵۔ شاد باغ۔ لاہور کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰ پاکستان

مروان کا خونخوار گورنر "ابنِ ہبیرہ" مارے غصے کے جہنم کی طرح بھڑک رہا تھا ——— فقیہِ اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے حکومت کے پیش کردہ "عہدۂ قضا" کی قبولیت سے انکار کرکے وقت کے قاہر و جابر حکمران کی آتشِ غیظ و غضب کو ہوا دی تھی اور طیش میں آکر سرِ دربار قسمیں کھا کھا کر اعلان کر رہا تھا کہ:

"اگر اس خدمت کو اس نے قبول نہ کیا تو میں اس کے سر پر کوڑے مار کر رہوں گا۔" (مناقبِ موفق ص ۲۲)

سننے والے دہشت سے کانپ رہے تھے! امیر نے قسم کھائی ہے، اب یہ ظالم وہ سب کچھ کر گزرے گا جس کا اعلان کر رہا ہے! ——— ابنِ ہبیرہ کی اس ہولناک قسم کی خبر جب امام کو پہنچائی گئی تو لوگ خیال کرتے تھے کہ اس دہشت ناک خبر سے امام پر رعشہ طاری ہو جائے گا۔ مگر خلافِ توقع یہ بات دیکھ کر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ امام صاحب بڑے اطمینان سے فرما رہے تھے:

"دنیا میں اس کے مار لینے کو میں آخرت کے آہنی گرزوں کی مار سے آسان خیال کرتا ہوں۔"

اس کے بعد ربِ تعالیٰ کی شانِ جبروت کا مظاہرہ کرتے ہوئے، امام صاحب نے بھی (باطل کے مقابلہ میں) قسم کھائی اور بالکل اسی انداز سے قسم کھائی جس طرح "ابنِ ہبیرہ"

اپنی گورنری کے گھمنڈ میں قسم کھا چکا تھا، چنانچہ امام وقت جو دین کے نشہ سے سرشار تھے، اپنے مولا پر ناز کرتے ہوئے فرما رہے تھے :

"خُدا کی قسم خواہ مجھے "ابنِ ہبیرہ" قتل ہی کیوں نہ کردے مگر یہ کام ہرگز نہ کرونگا"

امام کے سامنے تو آخرت تھی، وہ اپنے نورِ بصیرت سے آخرت کے آہنی گُرزوں کی چمک دیکھ رہے تھے پھر بھلا وہ ابنِ ہبیرہ کے تازیانوں کی کیا پرواہ کرتے !

امام کی اس جوابی قسم کی خبر جب ابنِ ہبیرہ کو پہنچائی گئی تو مارے غصّے کے اس کا چہرہ تمتمانے لگا - پیچ وتاب کھاتے ہوئے رعد کی طرح گرجا :

"اب اس کا درجہ اتنا بلند ہوگیا ہے کہ میری قسم کا مقابلہ وہ اپنی قسم سے کرتا ہے"۔

ابنِ ہبیرہ کا دماغ تو آسمان پر تھا، مارے غرور کے وہ زمین پر پیر نہ رکھتا تھا کیونکہ وُہ اپنے آقا مروان کے بعد اپنے آپکو کرۂ ارض پر بسنے والے تمام انسانوں سے بلند تر سمجھتا تھا۔ امام کی قسم جب اس کے فرعونی تکبّر کے بے وزن ستون گرانے لگی، تو وہ اپنی جھوٹی بلندی کو قائم رکھنے کے لئے امام کے نورانی وجود کی خوبصورت عمارت کو ڈھانے پر آمادہ ہوگیا ——

لیکن قدرت مسکرا رہی تھی! وہ اس شخص سے پنجہ کشی کرنے چلا تھا جس کی یاد کا قیامت تک کے لئے کروڑہا کروڑ انسانوں کے قلوب میں جاگزیں ہونا مقدر ہوچکا تھا —— !

بہرحال ابنِ ہبیرہ کے نہ ٹوٹنے والے پندار پر یہ ایسی چوٹ تھی کہ وہ تلملا اُٹھا اور چیخ کر حکم دیا کہ :—

"امام کو فوراً حاضر کیا جائے"۔

سپاہی دوڑے —— تھوڑی ہی دیر بعد امام صاحب "ابنِ ہبیرہ" کے رُو برو کھڑے تھے —— اور وہ ان کے منہ پر قسم کھا کھا کر کہہ رہا تھا کہ :۔

"اگر اس نے حکومت کی خدمت قبول نہ کی تو اس کے سر پر اس وقت تک کوڑے برسائے جائیں گے جب تک کہ اس کا دم نہ نکل جائے"۔

ابنِ ہبیرہ جہنم کے عفریت کی طرح شعلے اُگل رہا تھا مگر امام صبر و شکر کے "بحرالکاہل"
بنے ہوئے تھے، ان کے پائے استقلال میں ذرا سی لرزش بھی پیدا نہ ہوئی
جب ابنِ ہبیرہ نے اپنے وقتی اختیارات کی دستوں کو امام صاحب کی موت تک پہنچا دیا
تو امام صاحب نے بھی پلٹ کر ابنِ ہبیرہ کے اقتدار کے منہ پر اپنی راست گوئی کی ایسی
ضرب لگائی کہ ابنِ ہبیرہ بلبلا اٹھا، چنانچہ امام نے شانِ بے نیازی سے فرمایا:-

"مرنا صرف ایک بار ہے۔"

ابنِ ہبیرہ کو بھلا اس سے قبل کاہے کو اس قسم کے سنگین جواب کا تجربہ ہوا تھا
—— آپے سے باہر ہو کر چیخ پڑا: "جلواز! جلواز (تازیانہ بدست جلاد)
فوراً "جلواز" دوڑ پڑے۔

اس شخص کے سر پر مسلسل بیس کوڑے مارے جائیں! فرعون صفت ابنِ ہبیرہ
نے حکم دیا؛

امام کا سر کھلا ہوا تھا اور —— ایک —— دو —— تین —— کوڑے
تھے جو پے در پے اس مقدس سر پر پڑ رہے تھے، جس میں صرف ایک اللہ کی بڑائی سمائی
تھی اور کسی بھی فرعونِ وقت کی بڑائی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی —— ! کوڑے
کھاتے رہے اور خاموش کھڑے رہے، آخر کار یہ تاریخی جملے امام صاحب کی زبانِ
حق ترجمان پر رقص کرنے لگے:

"یاد رکھ! (ابن ہبیرہ) ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے تو بھی کھڑا کیا جائیگا
اور تیرے سامنے جس قدر آج میں ذلیل کیا جا رہا ہوں اس سے کہیں زیادہ ذلت
کے ساتھ تو خدا کے دربار میں پیش کیا جائے گا۔"

ابنِ ہبیرہ! تو مجھے دھمکاتا ہے حالانکہ میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھنے
والا ہوں۔"

آپکو قید خانہ میں محبوس کیا گیا۔ رات کو خواب میں ابنِ ہبیرہ کو حضرت رسول اکرم صلّے اللہُ عَلَیہِ وَسَلّم کی ملاقات ہوئی۔ اسکو فرمایا گیا تو اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا۔ تو میری امت کے ایسے شخص کو مارتا ہے جبر کرتا ہے جو بے گناہ ہے پس اس نے آپکو رہا کر دیا۔

اس کے بعد آپ منصور عباسی کے زمانہ میں پھر اسی بات پر مبتلا ہوئے۔ منصور نے قضاء کا منصب پیش کیا آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا :-

مجھ میں عہدہ قضا کی بجا آوری کی صلاحیت نہیں "

(مناقب موفق ج ا صہ ۲۰۵)

اس کھرے جواب پر منصور بھڑک اٹھا اور امام پر غلط بیانی کا الزام لگا کہ :

"تم جھوٹ بولتے ہو !"

(مناقب موفق ج ۲ صہ ۱)

یہ سنکر امام صاحب بھی کب چوکنے والے تھے۔ مشہور ہے کہ جواب دینے میں امام صاحب کا جواب نہ تھا، لہٰذا امام صاحب نے اپنی خداداد ذہانت کا فوراً مظاہرہ کرتے ہوئے جوابی الزام لگایا کہ :

"دیکھیے ! اپنے خلاف آپ نے خود ہی جواب دے دیا، اب آپ کے لئے کیا یہ جائز ہے کہ اس شخص کو قاضی بنائیں جو جھوٹا اور کذاب ہو ؟"

منصور تو امام صاحب کے پہلے ہی جواب سے بپھر چکا تھا، اس جواب الجواب سے تو اسکی عقلمندی کی رسوائی اور ذہنی شکست کا اعلان ہو رہا تھا لہٰذا مشتعل ہوکر بولا :

"منصور قسم کھا بیٹھا ہے کہ اب تو تمہیں قضا کا عہدہ قبول کرنا ہی پڑے گا "

(تاریخ بغداد، بحوالہ بشر بن الولید الکندی)

پھر مطلق العنان حکمران کے منبر پر مجبور دنا تواں امام نے جوابی قسم کھاتے ہو فرمایا کہ

"خدا کی قسم میں یہ (عہدہ) ہرگز ہرگز قبول نہیں کروں گا۔"

واللہ! شوکتِ اسلام کے کیا تیور ہیں! غیرتِ ایمانی کا کیسا مظاہرہ ہے! حریت پسند فطرت کی یہ جرأت مندی دیکھ کر لوگ حیران تھے۔ آخر برسرِ دربار امام کی یہ جسارت دیکھ منصور کے حاجب ربیع سے خاموش نہ رہا گیا غصّہ سے بولا:

"ابوحنیفہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ امیر المؤمنین کی قسم کے مقابلے میں قسم کھا رہے ہو!"

لیکن ابوحنیفہ۔ اب ابوحنیفہ کب رہے تھے وہ تو محبوبِ خیرالانام بنتے جا رہے تھے۔ چنانچہ اسی طمطراق کے ساتھ ربیع کو جھڑکتے ہوئے ایک اور کچوکا لگایا:

"امیر المؤمنین تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے میں مجھ سے زیادہ قادر ہیں۔"

اب تو منصور قطعی آپے سے باہر ہو چکا تھا اس کے بعد وہی ہوا جس کا خطرہ بہت پہلے سے لاحق ہو چکا تھا۔ غصّے سے پھنکارتے ہوئے پہلے تو منصور نے اقتدار کے نشے میں امام صاحب کو خوب برا بھلا کہا۔ جب اس سے دل کی بھڑاس پورے طور پر نہ نکلی تو کوڑا طلب کیا اور امام صاحب کے نحیف و نزار جسم پر اپنے مضبوط ہاتھوں سے کوڑے برسانے لگا، آخر تھک گیا، مگر امام صاحب نے اللہ کی رسی اس مضبوطی سے تھامی تھی کہ اُف تک نہ کی امام جیسی مقدس ہستی اور وہ بھی عمر کے اس حصّہ میں جبکہ امام کی عمر ستر سال کے قریب پہنچ چکی تھی، خلیفہ منصور کا یہ انتہائی ناروا سلوک اس کی ظالمانہ فطرت کا ثبوت دے رہا تھا، اور اسکی بے رحم طبیعت کا صاف صاف اعلان کر رہا تھا۔

اس کے بعد دیکھنے والوں نے مشرق و مغرب کے امام کو منصور کے دربار سے اس حال میں نکلتے دیکھا کہ پشت مبارک ننگی تھی، بدن پر صرف پاجامہ تھا اور ایڑیوں پر خون بہہ رہا تھا۔ ؎ عبدالعزیز بن عصام کی چشم دید شہادت، بحوالہ حضرت برہان الدین مرغینانی۔ موفق)

ہائے علم کی یہ توہین اور جبیدِ عالِم پر یہ تشدّد! اے دُنیا تجھ پر تُف ہے ______ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اے آسمان! تو ٹوٹ کیوں نہ پڑا؟ اے زمین! تو پھٹ کیوں نہ گئی؟ ______ لیکن چشمِ گردوں نے ابھی تو بہت کچھ دیکھنا تھا

اس حال میں منصور نے امام کو جیل بھیج دینے کے بعد جیلر (Jailer) کو یہ حکم دیا کہ:

"امام پر سختی کی جائے اور خوب تنگ کیا جائے"

(مناقب موفق، ص ۱۷۳)

چنانچہ: "امام کے کھانے پینے پر تنگی کی گئی اور قید و بند میں سختی اختیار کی گئی۔"

(موفق ج ۲ ص ۱۷۴)

ذرا سوچنے کی بات ہے کہ وہ کوئی عادی مجرم، چور ڈاکو، غنڈے تو نہ تھے، امام صاحب کی زندگی تو علمی زندگی تھی اور پھر ضعیفی بھی ستر سال کے قریب پہنچ چکی تھی۔ اس پر منصور کا یہ ظلم و ستم توڑنا کہ غصہ کے عالم میں، ایک دو نہیں، لگاتار تیس تیس کوڑے امام کے نحیف و نزار جسم پر برسائے گئے اور پھر ستم بالائے ستم یہ قید و بند کی صعوبتیں اور کھانے پینے کی اذیتیں بھی حتی المقدور پہنچائی گئیں، ان خستہ و خراب حالات میں اگر زہر نہ بھی دیا گیا ہوتا تو ان سختیوں ہی سے امام کی زندگی کا خاتمہ ہو جانا یقینی معلوم ہوتا ہے ______

کہتے ہیں منصور کے مسلسل تشدد سے بیزار ہو کر امام صاحب آخر میں رو رو کر اپنے رب کے حضور بہت زیادہ دُعا کرنے لگے تھے۔" ______ (موفق، ج ۲ ص ۱۸۲)

ہائے خدا معلوم کس قسم کی دُعا کرتے ہوں گے؟

ابو جعفر منصور نے متعدد بار آپ کو جیل سے نکلوا کر لالچ اور تہدید کے ذریعے سمجھانا چاہا مگر ہر دفعہ ناکام ہو کر دوبارہ جیل بھیج دیا، کئی عرصہ کوڑوں سے پیٹا جاتا رہا اور بالآخر زہر کا پیالہ دے دیا گیا۔ ______ (ابن خلکان تاریخ الخلفاء)

منصور نے آپ کو ستو پینے کا حکم دیا، آپ نے انکار کیا، اس نے جبراً آپ کو

پلائے، آپ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ منصور نے پوچھا کہاں چلے ہو؟ ——— فرمایا اپنے دوست کی طرف یعنی موت کی طرف، کیونکہ آپ نے محسوس کر لیا تھا کہ مجھے زہر پلایا گیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق جب آپ کو زہر کا پیالہ دیا گیا تو آپ نے فرمایا میں اپنے قتل میں کیسے مدد کر سکتا ہوں، چنانچہ آپ کو لٹا کر زبردستی منہ میں زہر انڈیل دیا گیا۔ ———

(مقدمہ ہدایہ: مولانا عبدالحیٔ لکھنوی)

جس وقت زہر جسم میں سرایت کر گیا تو آپ سجدے میں چلے گئے اور اسی حالت میں انتقال فرمایا ——— اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

سوچنے کی بات ہے، کیا منصبِ قضا سے انکار ایسا جرم تھا جس کی سزا قتل ہوتی؟ اور قتل بھی ایسے دردناک طریقے پر؟ ———

جیسے ہی یہ خبر عام ہوئی، سارا بغداد گھر سے باہر نکل آیا اور چیخ چیخ کر رونے لگا ——— ایک بغداد ہی کیا بلکہ سارا عالمِ اسلام رونے لگا، چنانچہ ابورجاء الہروی کا بیان ہے کہ:

"اتنے زیادہ آدمیوں کو میں نے روتے کبھی نہیں دیکھا۔"

(مناقب موفق ج ۲ صد ۱۷۲)

امام احمد بن حنبل جو خود راہِ استقامت کے کوہِ گراں تھے، جب کبھی امام ابوحنیفہ کے ان شدائد کا تذکرہ فرماتے تو رو پڑتے۔

خیر! امامِ اعظم اس فانی دُنیا کو چھوڑ گئے لیکن دُنیا سے رُخصت ہوتے وقت کونین کی سب سے بڑی دولت اپنے گھر میں چھوڑ گئے۔ یعنی ان کی ذاتی ملکیت میں سے:

"نہ پایا لوگوں نے امام ابوحنیفہؒ کے گھر میں کچھ، سوائے قرآنِ پاک کے ایک نسخہ کے۔"

(موفق ج ۲ صد ۱۸۱)

آپ نے ستر سال کی عمر میں ۱۵۰ھ میں وفات پائی۔ آپکو حسن بن عمارہ قاضی بغداد نے غسل دیا اور عبداللہ بن واقد الہروی پانی ڈالتے رہے۔

حضرت حسن بن عمارہ آپکو نہلاتے جاتے اور کہتے واللہ تم سب سے بڑے فقیہ، بڑے عابد، بڑے زاہد تھے۔ تم میں تمام خوبیاں جمع تھیں، تم نے اپنے جانشینوں کو مایوس کر دیا کہ وہ تمہارے مرتبے کو پہنچیں۔

(جواہر البیان ترجمہ خیرات الحسان)

نمازِ جنازہ میں پہلی مرتبہ پچاس ہزار افراد نے شرکت کی لیکن لوگوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا حتی کہ چھ مرتبہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی۔ آخری مرتبہ نمازِ جنازہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ، آپ کے فرزند نے پڑھی۔ خلیفہ منصور نے قبر پر کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھی۔

(امام ابوحنیفہؒ: از ابوزہرہ ص۔۹۶)

مؤرخ خطیب کہتے ہیں کہ دفن کے بعد بھی بیس دن تک لوگ ان کی نمازِ جنازہ پڑھتے رہے جس سے ظاہر ہے کہ خواص و عوام میں آپ کی کتنی مقبولیت تھی۔ [1]

[1] بشکریہ ماہنامہ "نورِ اسلام" امام اعظم نمبر، شرقپور (شیخوپورہ)

مختصر تذکرہ

الامام الاعظم

ابو حنیفہ نعمان علیہ الرضوان

و

تاریخ تولد و تاریخ وفات و عمر مبارک

از

مولانا محمد اعظم حنفی قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین واٰلہ الائمۃ الدین وصحبتہ سُرج الاسلام والمسلمین

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا اسم مُبارک نُعمان تھا اور کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم، کیونکہ آپ اپنے وقت میں فقہ و اجتہاد اور تتبع کتاب و سنّت میں بہت درجہ رکھتے تھے سرآمد فضلائے کاملین و علمائے متبحرین تھے۔ ان کے والد کا نام ثابت رضی اللہ عنہ تھا۔

تاریخ ابن خلکان میں ہے کہ ثابت کا باپ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور ثابت ساتھ تھا۔ آپ نے دونوں کی اولاد کے واسطے خیر و برکت کی دُعا کی۔ امام اعظم فارسی النسل اور ابنائے فارس سے تھے۔ بحکم مرویہ بخاری و مسلم و متفقہ دیگر محدثین لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا وَفِی روایۃٍ لَوْ کَانَ الدِّیْنُ بِالثُّرَیَّا لَیَنَالُہٗ رَجُلٌ مِنْ اٰلِ فَارِسَ

ترجمہ: اگر علم ثریا میں ہو تو اہلِ فارس کے کچھ لوگ اسے پالیں گے۔ (حاصل کرلیں گے)۔

ایک روایت میں علم کی بجائے دین کا لفظ ہے۔

آپ مخزنِ علم وایمان تھے، ورع و تقویٰ زہد و ریاضت میں قدم آگے تھا۔ اہلِ عرفان کے بڑے بڑے پیشوا مثل ابراہیم ادھم و فضیل بن عیاض و داؤد طائی و بشر حافی آپ سے مستفیض تھے۔ فقہائے محدثین میں سے عبداللہ بن مبارک، سُفیان

ابن عیینہ، سفیان ثوری وعبدالرزاق وحماد بن زید اور وکیع واعمش ومقری اُستاذ بخاری وہیثم جیسے علمائے اعلام آپ کے شاگرد تھے۔

تعلیم وحقائق کتاب وسنت ومعارف کے لئے منجملہ شیوخ اس فن کے آپکو امام الانام زُبدۂ خاندانِ نبوی، قُدوۂ دودمانِ مرتضوی جناب امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت تھی اور بیعت بھی انہی سے تھی۔ مقاماتِ عُلیہ کی سیر حضرتِ ابنِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بحق ناطق امام ہمام جعفر صادق رضی اللہ عنہ۔

چنانچہ امام محمد وابی یوسف اور وکیع سے منقول ہے کہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مزار پُر انوار پر بڑی عقیدت سے جاتے تھے۔ عتبہ (آستانہ) عالیہ کی خود جاروب کشی کرتے اور مجاوروں کو کچھ دیتے۔

حافظِ قرآن تھے۔ ہر ایک مسئلہ کے لیے بارہا تمام قرآن پر نظر کرتے، اجتہاد میں آپ کا پایہ عالی تھا۔ کتاب وسنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کا طریق اقتباس نہایت ادق اور احوط ہے۔ اسلئے بعض نافہموں نے جو ان دقائق کو نہیں پہنچے، آپ کی شانِ والا میں بلباس تحکمؔ واستعلا کچھ کچھ کہا ہے۔

وَلَنِعْمَ مَاقَالَ الْقَائِلُ

اِذْ لَمْ یَنَالُوْا شَانَهٗ وَوَقَارَهٗ

فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَّهٗ وَخُصُوْمٌ

ترجمہ: چونکہ لوگ ان شان اور عظمت کو حاصل نہ کر سکے اس لئے اُن کے دشمن ہو گئے"۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو رتبہ تابعی ہونے کا بھی حاصل ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے صحابۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا ہے۔ چنانچہ شرحِ مشکوٰۃ ابن حجر مکی میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے آٹھ صحابہ کو دیکھا ہے ۱۔ انس بن مالک ۲۔ عبداللہ بن ادفیٰ ۳۔

سہل بن سعد ؓ، ابوالطفیل ؓ
چار اور کہ جن سے بلا واسطہ روایت کی ہے۔ حنفیوں کے ہاں پچاس حدیثیں ایسی ہیں۔ واللہ اعلم

اور مثبتین سے کسی کا قول ہے۔ قطعہ

كَفَى النُّعْمَانَ فَخْرٌ اَمَّا رَوَاهُ
مِنَ الْاَخْبَارِ مِنْ غُرَرِ الصَّحَابَةِ
وَمَا خَيْرٌ مِنَ اللهِ الْعَظِيْمِ
وَمَا خَيْرُ النَّبِيِّ اِلَّا اَصَابَهُ

ترجمہ: "نعمان کے لئے اُن کی روایات کا فخر ہی کافی ہے جو انہوں نے شرفائے صحابہ سے روایت کیں۔ خدائے بزرگ و برتر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بھلائی کو انہوں نے پالیا ہے"۔

ائمہ مجتہدین مثل مالک واحمد وشافعی رحمہم اللہ اکثر آپ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے اور استدلال میں آپ کی تعریف کیا کرتے بالخصوص امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ سے کمال ارادت تھی وہ آپ کے مرقد شریف پر بھی جایا کرتے تھے بتوسل وتبرک حل مشکلات میں جناب الٰہی میں دُعا مانگتے۔ محافل و مجالس عامہ وخاصہ میں آپکا ذکر بہت کیا کرتے۔ انہیں کا قول ہے ؎

اَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اَنَّ ذِكْرَهٗ
كَمِسْكٍ اِذَا كَرَّرْتَهٗ يَتَضَوَّعُ

ترجمہ: ہمارے لئے نُعمان کے ذکر کا اعادہ کئے جاؤ، کیونکہ اس کا ذکر کستوری کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو گھِسنے کے تکرار سے مہکتی ہے"۔

اور حضرت ابن مبارک نے کہا ہے ؎

لَقَدْ زَانَ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَيْهَا
اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ اَبُوْ حَنِيْفَہ
بِاَحْكَامِ اٰثَارٍ وَفِقْهٍ ! كَاٰيَاتِ الزَّبُوْرِ عَلَى الصَّحِيْفَہ
فَمَا فِى الْمَشْرِقَيْنِ لَهٗ نَظِيْرٌ وَلَا بِالْمَغْرِبَيْنِ وَلَا بِكُوْفَہ
يَبِيْتُ مُشَمِّرًا سَهَرَ اللَّيَالِ
وَصَامَ نَهَارَهٗ لِلّٰهِ خِيْفَہ

ترجمہ: مسلمانوں کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شہروں اور شہروں میں بسنے والوں کو زینت دے دی ہے۔ احکام شرعی، احادیث اور فقہ کے باعث جو آیاتِ زبور کی طرح اوراق پر مرقوم ہیں۔ پس نہ تو دونوں مشرقوں میں ان کی کوئی نظیر ہے اور نہ دونوں مغربوں میں اور نہ شہر کوفہ میں وہ مستعدِ عبادت ہو کر راتوں میں بیدار رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے دن کو روزہ رکھتے ہیں۔" تبیض الصحیفہ ص ۳۸

مطبوعہ دائرہ معارف عثمانیہ دکن

اعیان و اکابر اہل علم نے آپ کے مذہب کو ترجیح دی ہے۔ کما قال غیر واحد ے

حَسْبِىْ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُه يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِىْ رِضَى الرَّحْمٰنِ !
دِيْنَ النَّبِىِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى ثُمَّ اعْتِقَادِىْ مَذْهَبَ النُّعْمَانِ

ترجمہ: قیامت کے دن خدائے تعالیٰ کی رضا کے لئے نیکیوں سے جو کچھ میں نے تیار کیا ہے وہ میرے لئے کافی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے۔ جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور پھر مذہبِ نعمان کی صداقت پر میرا اعتقاد ہے۔

آپ مستغنی عن التوصیف ہیں۔ آپ کے مناقب بے شمار اور اوصاف بیرون از احصار ہیں۔ ائمہ اعلام مقلدین اور غیر مقلدین نے آپ کے مناقب و محامد میں بقدر

ماتیس تصنیفیں کی ہیں۔ ان کو دریافت کرنے کو کتب ذیل دیکھنی چاہئیں۔

۱ خیرات الحسان فی ترجمۃ النعمان (علامہ ابن حجر مکی شافعی)

۲ تبیض الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ (حافظ جلال الدین سیوطی)

۳ شقائق النعمان (علامہ جار اللہ زمخشری)

۴ بستان فی مناقب الایمان (شیخ محی الدین عبدالقادر ابن الوفا حنبلی)

۵ کشف الاسرار (عبداللہ بن محمد حارثی)

۶ انتصار (یوسف بن فرغلی سبط ابن جوزی)

۷ تحفۃ السلطان فی مناقب النعمان (ابن کاس)

۸ عقود الجمان فی مناقب النعمان (ابوعبداللہ بن محمد دمشقی)

۹ عقود الجمان فی منافت النعمان (امام ابوجعفر طحاوی)

۱۰ اکمال فی اسماء الرجال (صاحب مشکوٰۃ)

۱۱ طبقات (ملا علی قاری)

۱۲ مجلہ (مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس)

۱۳ کشف المحجوب (علی ہجویری داتا گنج بخش)

۱۴ تذکرۃ الاولیاء (شیخ فریدالدین عطار)

۱۵ نافع الکبیر لمن یطالع جامع الصغیر (مولانا عبدالحیٔ فاضل لکھنوی)

۱۶ جلب المنفعت (نواب صدیق حسن خان)

۱۷ سیرت النعمان (علامہ شبلی نعمانی پروفیسر علی گڑھ کالج)

۱۸ تنویر الحاسہ فی مناقب الائمہ الثلاثۃ (مولوی محمد حسن)

اس کے سوا صدہا کتابیں امام صاحب کے مناقب میں ہیں اور لاکھوں اہل کشف کے اقوال شاہد ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی و شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شیخ عبدالحق

محدث دہلوی متاخرین سے اور بہت سے متقدمین سے منقول ہے۔

وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ (اٰمین)

منقول از رحمۃ الر... اردو شرح قصیدۃ النعمان

قصیدۂ امام اعظم رضی اللہ عنہ

درشان رحمۃ للعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حضرت مولانا محمد اعظم رحمۃ اللہ علیہ حنفی قادری نوشاہی)

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۹۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الامام الہمام اُبوحنیفة

رضی اللہ عنہ

تاریخ تولّد (عربی) ——— (سال ۸۰ھ)

حَیّ حمید	اللہ احد	حسیب
۸۰ھ	۸۰ھ	۸۰ھ

جاء طابًا مطیبًا

۸۰ھ

تاریخ وفات (عربی) ——— سنہ ۱۵۰ھ

ھُوَ الحقّ	قیمّ	علیم	جاء الی اللہ زکیا
۱۵۰ھ	۱۵۰ھ	۱۵۰ء	۱۵۰ھ

حلیم حمید	انہٗ عزیز	یا ولی الحمید
۱۵۰ھ	۱۵۰ھ	۱۵۰ھ
ھادی صالح	مُعَلّیٰ	جید الایمان
۱۵۰ھ	۱۵۰ھ	۱۵۰ھ

قلب حیّ
١٥٠م

امام الهدی حیّ
١٥٠ھ

وَاذا سألك عبد من عباد اللهٰ نقل من ولادته
فقل اللهٰ احد
٨٠ھ

وَاِن سألك عن انتقاله من الدنیا الی اللهٰ
فقل اللهٰ الواهب الابد
١٥٠ھ

جاء الاحسن
١٥٠ھ

و ذهب علی الهدی
١٥٠ھ

عمر مُبارک ———————— ٧٠ سال

یٰسں
٧٠ سال

هدے الهادے
٧٠ سال

هادے کل
٧٠ سال

حامد زاهد
٧٠ سال

الاذکیٰ
٧٠ سال

بزبانِ فارسی

امام پاک حضرت بوحنیفہ رضؒ
کہ ہر دم نام حق بودش وظیفہ
چو از دُنیا بُرفت آں حق مجسم
ہوالحق سال رحلت داں لطیفہ
۱۵۰ھ

عمرِ امام پاک ہادیٔ کل	پاک دل و پاک دین	نیک
۷۰ سال	۱۵۰ ھ	۸۰ء

بزبانِ اُردو

(۱) اُجلا ہوا دو جگ کہ پیدا ہوُا امام
عامل تھا بر کتاب خدا سنّتِ رسول
مصروف تھا عبادتِ حق میں رات دن
درگاہِ حق میں جاتے ہی یہاں سے ہوُا قبول
۱۵۰ھ

(۲) دُنیا پہ آئے جان کی جان لیکے نورِ حق
دِل صدق سے کے جاتے رہے وہ امام دین

بزبانِ پنجابی

اَج مسیح آیا

۸۰ ھ

اوہ اج اللہ کول آیا

۱۵۰ ھ

النعمان وھو الایمان

۱۵۰ ھ

وحدنسیب

۱۵۰ ھ

امام الاوّل

۱۵۰ ھ

ہادی دین اللہ

۱۵۰ ھ

زاہدنجی

۱۵۰ ھ

اد امام اولیاء بود

۱۵۰ ھ

محبوب محمدؐ

۱۵۰ ھ

محبوب حبیب

۸۰ ھ

ولی پاک، زادہ

۸۰ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

"کشف المحجوب" میں لکھتے ہیں:- حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اَیْنَ اَطْلُبُکَ ؟ قَالَ عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ " یا رسول اللہ! (قیامت میں) حضور کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا ابو حنیفہ کے جھنڈے کے پاس "۔

اور میں (یعنی سیدنا گنج بخش علی بن عثمان جلابی) ملک شام میں سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ مؤذنِ مسجد نبوی کے روضۂ مبارک کے سرہانے سویا ہوا تھا۔ خواب میں دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ میں ہوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بزرگ کو آغوش میں لئے ہیں جس طرح والدین اپنے بچوں کو اپنی شفقت آغوش میں لے لیتے ہیں۔ باب بنی شیبہ سے داخل ہوئے ہیں، میں نے دوڑ کر حضور کے پائے اقدس کی پشت کو بوسہ دیا۔ میں متعجب وحیران تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں، حضور کو اپنی معجزانہ شان سے میری باطنی حالت اور دل کی پریشانی پر اطلاع ہوگئی، حضور نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے جو تمہارے ہی ملک کے ہیں، یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مجھے اس خواب سے اپنے ملک کے لوگوں سے بڑی اُمید ہوگئی۔ نیز اس خواب سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ سیدنا امام اعظم ان بزرگوں میں سے ہیں جن کے طبعی اوصاف فانی اور شرعی احکام میں باقی وقائم ہیں کیونکہ ان کو لے جانے والے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔[۱]

---

[۱] کشف المحجوب (مترجم) صہ ۱۵۰، ۱۵۱ مطبوعہ نوری بک ڈپو، لاہور

[۲] متوفی ۲۵۰ھ

حضرت مجدّدِ الفؔ ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ پرہیزگاری اور تقویٰ کی برکت اور سنّت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد اور استنباط کے نہایت بلند درجہ پر پہنچ چکے ہیں، کہ دوسرے لوگ اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں اور دقتِ معانی کی وجہ سے ان کے اجتہادات کو کتاب وسنّت کے مخالف سمجھتے ہیں اور ان کو اور اُن کے اصحاب کو "اصحاب الرائے" کہتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ان کے علم اور درایت کی حقیقت اور اُن کے فہم پر مطلع نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اشاروں سے ان کی فقاہت کی دقت کو معلوم کیا اور کہا "تمام فقہاء ابوحنیفہ کے عیال ہیں"۔ افسوس ان قاصر نظروں کی جماعت پر کہ اپنے قصور کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

بلاتعصب وتکلف یہ کہا جا سکتا ہے، کہ اس مذہب کی نورانیت کشفی طور پر دریائے عظیم کی طرح نظر آتی ہے اور باقی تمام مذاہب اس کے مقابل حوض اور چھوٹی نہروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور ظاہر میں بھی جو کچھ نظر آرہا ہے وہ یہ ہے کہ اہلِ سلام کی اکثریت ابوحنیفہ کے مذہب کی پیرو ہے اور یہ مذہب کثرت متبعین کے باوجود اصل اور فروع میں دوسرے تمام مذاہب سے متخیر ہے اور استنباط میں اپنا ایک الگ طریقہ رکھتا ہے اور یہ بات اس کے حق ہونے کی دلیل ہے۔ ....

چند ایک ناقص لوگوں نے چند احادیث یاد کر رکھی ہیں اور احکامِ دین کو انہی میں منحصر سمجھتے ہیں اور اپنے معلومات کے سوا دوسری چیزوں کی نفی کرتے ہیں اور جو ان کے نزدیک ثابت نہیں ہے اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ ہزار افسوس ان کے خشک تعصب پر، فقہ کے بانی ابوحنیفہ ہیں اور لوگوں نے فقہ کے تین چوتھائی کو ان کے لئے مسلّم رکھا ہے الخ[1]

[1] مکتوب نمبر ۵۵ حصہ ہفتم دفتر دوم صہ ۳۲ تا ۳۴ مطبوعہ کراچی

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ امام شافعی کا مذہب موافق حدیث کے ہے اور ان کے مذہب میں حدیث کی پیروی زیادہ ہے اور امام ابو حنیفہ کے مذہب کا مدار رائے اور اجتہاد پر ہے سو یہ کلام محض غلط اور صریح نادانی ہے کیونکہ کتاب اللہ، احادیث رسول اللہ اور اقوال صحابہ کا جاننا اور یاد رکھنا اجتہاد میں شرط ہے اور بغیر ان کے اجتہاد درست نہیں۔ پس جس صورت میں امام ابو حنیفہ کا اجتہاد تمام مجتہدین کے اجتہاد پر مقدم اور سابق اور بہت علماء مجتہدین کے نزدیک ثابت اور تمام اُمت کا مقبول ہے تو پھر اس گمان فاسد کا کوئی محل نہیں۔ ۱؎

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ مذہبِ حنفی میں ایک بہترین طریقہ ہے اور وہ بہت موافق ہے اس طریقہ مسنونہ کے جو کہ مدوّن کیا گیا بخاری اور اس کے اصحاب کے زمانہ میں۔" ۲؎

امام ابو حنیفہ اپنے زمانہ میں سب سے اعلم تھے۔ یہاں تک کہ امام شافعی نے کہا کہ سب لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔" ۳؎

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و امام ابو یوسف سردارانِ اہلِ کشف و مشاہدہ ہیں۔ ۴؎

؎ شافعی، مالک، احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام ۵؎

۱؎ شرح سفر السعادت ۲؎ فیوض الحرمین ۳؎ عقد الجید ۴؎ فتاویٰ رضویہ ۵؎ حدائق بخشش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَعِدْ ذِكْرَ نُعْمَانٍ لَنَا إِنَّ ذِكْرَهُ

هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بار بار ذکر کرو، کیونکہ وہ مشک کی مانند ہے اسے جتنا بکھیریں اُتنی ہی مہکتی ہے

جواہر البحار — حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ